REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۲۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل
ربوہ

یوم جمعہ
۲۵ ربیع الاول ۱۳۷۸ھ
فی پرچہ ۱ر

جلد ۴۷/۱۲ ۔ ۱۰ اخاء ۱۳۳۷ھ ش ۔ ۱۰ اکتوبر ۱۹۵۸ء ۔ نمبر ۲۳۴

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۹ اکتوبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق ۱۰ اکتوبر کی اطلاع منظر ہے۔

طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے الحمدللہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

صدرِ مملکت کی طرف سے مشاورتی کونسل کا قیام

کونسل سیکرٹری جنرل کے علاوہ سات محکموں کے سیکرٹریوں پر مشتمل ہے

کراچی ۹ اکتوبر۔ صدر پاکستان میجر جنرل سکندر مرزا نے ایک مشاورتی کونسل قائم کی ہے۔ جو پاکستان کے سیکرٹری جنرل کے علاوہ سات مرکزی محکموں کے سکرٹریوں پر مشتمل ہے۔ ان میں محکمہ دفاع، محکمہ داخلہ، محکمہ خزانہ، محکمہ صنعت، محکمہ تجارت، محکمہ اقتصادی امور اور محکمہ تعمیرات آبپاشی اور برقی قوت کے سیکرٹریان شامل ہیں۔ اس کونسل کے اجلاس وقفے وقفے کے بعد صدر مملکت یا مارشل لاء کے ناظم اعلیٰ کی صدارت میں ہوا کریں گے۔ جب کسی ایسے معاملے پر غور ہوگا۔ کہ جس کے متعلقہ محکمہ کا نمائندہ کونسل میں شامل نہ ہو تو کونسل اس محکمے کے سیکرٹری یا جائنٹ سکرٹری کو اجلاس میں شریک ہونے کی دعوت دے گی۔

مارشل لاء پر عمل درآمد کے لئے تین علاقے مقرر کر دیئے گئے

تینوں علاقوں میں مارشل لاء کے ناظموں اور ان کے نائبین کا تقرر

کراچی ۹ اکتوبر۔ مارشل لاء پر عمل درآمد کرنے کے لئے ملک کو تین علاقوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ ایک علاقہ کراچی اور مالیر پر مشتمل ہے۔ دوسرا کراچی اور مالیر کے سوا باقی مغربی پاکستان پر اور تیسرا مشرقی پاکستان پر۔ مارشل لاء کے ناظم اعلیٰ نے میجر جنرل شیر بہادر کو کراچی اور مالیر کے علاقے کا ناظم مارشل لاء مقرر کیا ہے۔ اسی طرح لفٹننٹ جنرل محمد اعظم خان اور میجر جنرل امراؤ خان علی الترتیب مغربی پاکستان اور مشرقی پاکستان کے ناظم مقرر کئے گئے ہیں۔ صدر مملکت نے محکمہ بحالیات کے سکرٹری مسٹر عزیز احمد کو حکومت پاکستان کا سکرٹری جنرل مقرر کیا ہے۔ وہ ڈپٹی چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر بھی ہوں گے۔ اسی طرح مشرقی پاکستان کے چیف سیکرٹری مسٹر حامد علی خان مشرقی پاکستان میں اور مغربی پاکستان کے چیف سیکرٹری سید فدا حسن مغربی پاکستان میں (جس میں کراچی اور مالیر شامل نہیں ہیں) مارشل لاء کے نائب ناظم مقرر ہوئے ہیں۔ نیز میجر جنرل یعقوب خان کو لاہور کے علاقہ کا ناظم مارشل لاء میجر جنرل بختیار رانا کو علاقہ پشاور کا اور میجر جنرل محمد سرفراز کو راولپنڈی کے علاقے کا ناظم مقرر کیا گیا ہے۔ انہوں نے اپنے عہدوں کا چارج لے لیا ہے۔

پوپ کی حالت نازک ہے

روم ۹ اکتوبر۔ پوپ پائیس دوازدہم ابھی تک بیہوش ہیں۔ اور ان کی حالت نازک ہوتی جا رہی ہے۔ ڈاکٹروں نے رائے ظاہر کی ہے۔ کہ وہ آج رات زندہ نہیں بچیں گے۔

اردن کیلئے برطانوی قرضہ

عمان ۹ اکتوبر۔ برطانیہ نے اردن کو دس لاکھ پونڈ قرضہ دینے کا جو وعدہ کیا تھا۔ اس میں سے اس نے ۵ لاکھ ۷۵ ہزار پونڈ کی پہلی قسط اردن کو ادا کر دی ہے۔ باقی رقم آئندہ سال جنوری میں دی جائیگی۔

لبنان کی حکومت مستعفی ہو گئی

بیروت ۹ اکتوبر۔ لبنان میں رشید کرمی کی حکومت نے صدر مملکت جنرل شہاب کو اپنا استعفا پیش کر دیا ہے۔ ایک خبر رساں ایجنسی کی اطلاع کے مطابق یہ قدم اس لئے اٹھایا گیا ہے کہ فرقہ وارانہ کشیدگی کی وجہ سے وہاں جو صورت حال پیدا ہو گئی ہے۔ صدر اس کا کوئی حل تلاش کر سکیں۔ باخبر حلقوں کا کہنا ہے کہ اگر موجودہ کشیدگی دور نہ ہوئی۔ تو لبنان میں فوجی حکومت قائم ہو جائیگی۔

پریس کو جنرل ایوب کا حکم

کراچی ۷ اکتوبر۔ مارشل لاء کے ناظم اعلیٰ جنرل محمد ایوب خان نے حکم دیا ہے کہ تمام اخبارات کوئی نیا حکم ملنے تک مارشل لاء کے نفاذ اور صدر کے جاری کردہ احکامات پر کسی قسم کا تبصرہ کرنے سے احتراز کریں۔

حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی صحت

ربوہ ۹ اکتوبر۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کی عام طبیعت اچھی ہے البتہ ٹانگوں میں درد کی شکایت ہے۔ احباب صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔

چین انڈونیشیا کو مزید امداد دینے کو تیار ہے

جاکرتہ ۹ اکتوبر۔ چین کے وزیر اعظم مسٹر چواین لائی نے کہا ہے کہ چین ۲ کروڑ ڈالر کی موجودہ اقتصادی امداد کے علاوہ بھی انڈونیشیا کو مزید اقتصادی امداد دینے کو تیار ہے۔

امریکی جنگی جہازوں نے کومنتانگ جہازوں کے ہمراہ جانا ترک کر دیا

تائپے ۹ اکتوبر۔ کومنتانگ کے جو بحری جہاز کیموئے اور متسو وغیرہ جزیروں میں رسد پہنچانے کا کام کر رہے ہیں۔ امریکہ کے جنگی جہازوں نے ان کے ہمراہ جانا ترک کر دیا ہے۔ تاہم کومنتانگ حکومت کے ایک ترجمان نے کہا ہے کہ اگر چین نے ان جزیروں پر دوبارہ گولہ باری شروع کی تو امریکی جہاز کومنتانگ جہازوں کے ساتھ پھر جانا شروع کر دیں گے۔

عراق میں حکومت کا تختہ الٹنے کی خبروں کی تردید

بغداد ۹ اکتوبر۔ حکومت عراق کے ایک ترجمان نے اخبارات میں شائع ہونے والی ان خبروں کی تردید کی ہے کہ سابق نائب وزیر اعظم کرنل عبدالسلام عارف کے حامیوں نے حکومت کا تختہ الٹنے کی ناکام کوشش کی تھی۔ ان خبروں میں کہا گیا تھا۔ کہ ۳۰ فوجی افسروں نے مصر کے صدر جمال عبدالناصر کے حق میں انقلاب برپا کرنے کی کوشش کی تھی گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ ترجمان نے ان سب خبروں کو بالکل غلط قرار دیا۔

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۹ اکتوبر

روحانیت

اس حقیقت کو آج یورپ کے اکثر مفکرین بھی تسلیم کر رہے ہیں کہ موجودہ دنیا کی بے اطمینانی کی وجہ روحانیت کا فقدان ہے۔ یورپ بت پرستی کے راستہ سے عیسائیت میں داخل ہوا تھا۔ عیسائیت سے پہلے یورپ کی بڑی اقوام یونانی اور رومی وغیرہ خالصتہً بت پرست تھیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ عیسائی مبلغین نے قربانیوں کے بعد مغربی سینوں میں عیسائیت کے لئے جگہ بنائی تھی۔ اور انہیں اس کام کو سر انجام دینے کے لئے تین سو سال سے زیادہ کا عرصہ لگا تھا۔ لیکن حقیقی عیسائیت یعنی وہ تعلیم جو حضرت عیسےٰ علیہ السلام نے پیش کی تھی۔ اس تبلیغی مہم میں بہت حد تک بت پرستانہ خیالات سے متصادم ہو کر خود بھی مجروح ہونے سے نہ بچ سکی۔ عیسائی مبلغوں نے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو بت پرستوں کے دیوتاؤں کے مقابل میں پیش کیا۔ چنانچہ انہوں نے سب سے بڑے رومی دیوتا سورج دیوتا کے تقریباً تمام اوصاف حضرت عیسیٰ پر چسپاں کر دیئے۔ اور وہی رسومات اپنالیں جو سورج دیوتا کے ساتھ وابستہ تھیں۔

بلحاظ اس کا ایک اچھا نتیجہ تو یہ ہوا کہ یورپ خالص بت پرستی سے خلاصی حاصل کر کے ایک خدا سے آشنا ہو گیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیمات ان اقوام میں پھیل گئیں۔ لیکن اس کا نہایت برا نتیجہ یہ ہوا کہ عیسائیت خود محض بت پرستانہ رسومات کا پلندہ بن کر رہ گئی۔ جس کے ردّ عمل میں از منۂ وسطیٰ میں یورپ پھر عقلیت اور مادہ پرستی کی آغوش میں جا پڑا۔

مذہب کی بنیاد مابعد الطبیعاتی حقائق پر ہے۔ لیکن مغرب کے عقلیت پرستوں نے مابعد الطبیعاتی حقائق سے صاف انکار کر دیا۔ کم سے کم انہوں نے اپنی تمام تحقیقات کا دائرہ مادی محسوسات تک محدود کر دیا اور مشاہدہ اور تجربہ پر علم کی بنیادیں قائم کیں۔ انہوں نے نہ صرف طبیعات اور کیمیا وغیرہ علوم میں اس نظریہ کو استعمال کیا بلکہ اخلاق وغیرہ کے معاملات میں بھی اسی نظریہ پر فکر و غور کرنا شروع کیا اور آج یہ حالت ہو گئی ہے کہ مذہب کی بنیادیں بھی مابعد الطبیعاتی حقائق کی بجائے طبیعات ہی میں تلاش کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

مغربی اقوام کے خروج کے ساتھ اس نقطۂ نظر کا اثر مشرقی مفکرین پر بھی پڑا۔ چنانچہ خود برصغیر ہند میں دوسرے مذاہب کے مفکرین کی طرح بعض مسلمان مفکرین نے بھی اسلام کی تشریح تکوینی یا نیچری نقطۂ نظر سے ہی کرنی چاہیئے۔

بعض کو علی الاعلان اس کا اعتراف کرتے ہیں لیکن بعض دوسرے اس کا کھلم کھلا اعتراف تو نہیں کرتے۔ لیکن عملاً وہ اسلام کو اسی تکوینی نقطۂ نظر سے ہی پیش کرتے ہیں۔ یہ لوگ اس معنیٰ میں تو وحی والہام کے منکر ہیں۔ کہ وہ انبیاء اور اولیاء کی طرف کسی بیرونی طاقت یعنی اللہ تعالےٰ کی طرف سے نازل ہوتا ہے۔ بلکہ وہ اسکو عام انسانی نیکی کا ملکہ تصور کرتے ہیں جو انبیاء میں دوسرے انسانوں سے قدرتاً بہت زیادہ ہوتا ہے۔

اس تعلق میں چونکہ آخر الذکر جدید علوم سے بے بہرہ ہوتے ہیں۔ ان کا علم صرف سنی سنائی باتوں پر ہے۔ اسلئے ان کا یہ مفہوم ان کی تحریرات میں واضح صورت اختیار نہیں کرتا۔ بلکہ وہ صرف اپنی ذہنی الجھنوں اور اپنی سطحیت کو اپنی ادبی چابک دستی کے پردے میں چھپا کر اسلامی حقائق کی توجیہات کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جو نیم خواندہ اور انہی جیسی سطحی ذہنیت کے لوگوں کو تو متحیر کر دیتی ہیں۔ لیکن عمیق نظر رکھنے والا شخص انکی خامیوں اور مضحکہ خیزیوں کو فوراً بھانپ جاتا ہے۔

یہ لوگ بھی دنیا میں روحانیت کے فقدان کے شاکی ہیں۔ اور روحانی انقلاب چاہتے ہیں۔ لیکن چونکہ ان کا دارو مدار صرف مادی دنیا کے حقائق تک محدود ہوتا ہے۔ اس لئے ان کے دلوں میں روحانیت کا صحیح جذبہ پیدا نہیں ہو سکتا جو ان لوگوں کے دلوں میں پیدا ہوتا ہے جو وحی والہام کو فی الواقعہ اللہ تعالےٰ کی آواز محسوس کرتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ تکوینی نقطۂ نظر اس اسلام کی روح کے منافی ہے جس کی بنیاد وحی الٰہی پر ہے جو خود اس امر کا ثبوت ہے کہ اللہ تعالےٰ بذات خود اپنے دین میں انسانوں کی راہنمائی کرتا ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم میں ہے الذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا۔

تکوینی نقطۂ نظر رکھنے والے تعلق باللہ کے معنے صرف یہ سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ کے احکام پر نیک نیتی سے عمل کر لیا جائے۔ بیشک یہ تعلق باللہ کی ابتدائی منزل ہو سکتی ہے لیکن تعلق باللہ ایک ٹھوس حقیقت ہے اور اس کا مظاہرہ زیادہ تر الہام، کشوف اور رؤیا سے ہی ہو سکتا ہے۔ ایک روحانی راہنما کے لئے یہ ٹھوس تعلق باللہ لازمی شے ہے۔ ورنہ محض تکوینی تعلق باللہ احیائے روحانیت کا موجب نہیں ہو سکتا۔

مجلس شوریٰ ۱۹۵۷ء کے ایک فیصلہ کی تعمیل کا آغاز
اور
احباب سے درخواستِ دعا

احباب کرام۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بہشتی مقبرہ ربوہ کے متعلق آپ کو معلوم ہے۔ کہ وہ اس وقت تک بھی بے آب و گیاہ ہے۔ جبکہ ربوہ کی دوسری آبادیوں میں اور سڑکوں پر اللہ تعالےٰ کے فضل سے درخت اور پودے سینکڑوں کی تعداد میں سایہ افگن ہو رہے ہیں۔ قبرستان کے اس وسیع قطعہ اراضی کو سرسبز و شاداب بنانے کے لئے مجلس شوریٰ ۱۹۵۷ء میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے وہاں ٹیوب ویل لگوانے کے متعلق نظارت بہشتی مقبرہ کی پیش کردہ تجویز کو منظور فرمایا تھا۔

اس مبارک فیصلہ کی تعمیل کا آغاز ہو چکا ہے یعنی ۱۷ ستمبر سے اللہ تعالےٰ کے توکل پر مقبرہ کی بیرونی فصیل کے شمال مغربی گوشہ کے اندر ۲۵ فٹ گہرا گڑھا کھدوا کر بورنگ کا کام شروع کر دیا گیا ہے۔ اس گڑھے کی نچلی سطح سے نیچے قریباً ۵۷ فٹ تک بورنگ ہو چکی ہے۔ لیکن اب ۲ اکتوبر سے سخت چکنی مٹی (جسے اصطلاح میں جھل یا جھلن کہتے ہیں) آجانے کی وجہ سے کام رکا ہوا ہے۔ اس لئے ہم گو اللہ تعالےٰ کے فضل سے مایوس نہیں۔ لیکن پائپ کے آگے نہ چلنے کی وجہ سے پریشان ہیں۔

احباب جماعت سے بالعموم اور موصی حضرات سے بالخصوص درخواست ہے کہ وہ دعا فرماتے رہیں کہ اللہ تعالےٰ ٹیوب ویل کی بورنگ کو اسی جگہ کامیابی کے ساتھ پایۂ تکمیل تک پہونچا دے۔ اور اس قطعہ اراضی کے لئے اچھا پانی مہیا ہو جائے۔ جو نہ صرف اس کی زیبائش کے کام آسکے بلکہ نافع الناس بھی ہو۔ اور تا جس طرح ان مقابر میں ابدی نیند سونے والے اسلام اور احمدیت کے سچے خادم اللہ تعالےٰ کی روحانی بہشت میں داخل ہو چکے ہیں۔ اسی طرح ان کی ظاہری آرامگاہوں میں بھی سرسبزی اور شادابی نظر آئے۔ اللھم ربنا آمین۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

اے میرے مالکِ جانِ جہاں

اے میرے مالکِ جانِ جہاں سب پیاروں سے تو پیارا ہے
ہر ذرۂ دل کی تو دھڑکن ہر آنکھ کا روشن تارا ہے

مقصود ہے تو مطلوب ہے تو ہر درد کا تو ہی چارا ہے
آغوشِ محبت وا کر دے ہر انساں دکھ کا مارا ہے

دکھ درد سے ہیں رنجور سبھی، زخمی ہے روحِ انسانی
تو یاس کے عالم میں پیارے، اک آس کا روشن تارا ہے

"یہ آخری معرکہ ہے اس میں شیطاں کی شکست یقینی ہے"
یہ کہہ کے تسلی دی تو نے تجھے ہم نے جہاں بھی پکارا ہے

جو بیج مسیحا نے بویا لوگوں کے دلوں کی کھیتی میں
یہ بیج بڑھے گا پھولے گا پیغام یہ عالم آرا ہے

عبد القادر ثاقب بدری

ذکرِ حبیب علیہ السلام

(از محترم شیخ محمد نصیب صاحب خانقاہ ڈوگراں۔ ضلع شیخوپورہ)

(۲)

(۱۵) حضرت صاحبؑ کی عادت تھی کہ رات عبادت میں بہت مصروف رہنے کی وجہ سے تھکان دور کرنے کی خاطر بعد نماز فجر لیٹ جایا کرتے تھے۔ مگر سویا نہیں کرتے تھے۔ اور جب کچھ سورج نکل آتا تو سیر کے لئے باہر تشریف لے آتے۔ لوگوں نے اس کا علم ہونے پر جا کر سونا شروع کر دیا۔ حضرت مولوی صاحب رضؓ کو اس کا علم ہوا تو آپ نے درس میں لوگوں کو ڈانٹا کہ بعد نماز فجر ذکر الٰہی کا حکم ہے سونا جائز نہیں۔ اور کہا کہ تم حضرت صاحب کی ریس کرتے ہو۔ حضرت صاحب سوتے نہیں وہ لیٹ جاتے ہیں۔ وہ بھی رات عبادت میں مصروف رہنے کی وجہ سے کوفت دور کرنے کی خاطر۔

(۱۶) ابتداء میں مرزا نظام الدین صاحب اور ہندو ہم احمدیوں کو تکلیف دیا کرتے تھے۔ میں سکول میں مُحرر تھا۔ میاں احمد نور صاحب کابلی مرحوم کے مکان پر ہندوؤں نے بلوہ کیا۔ میں شور سُن کر وہاں چلا گیا۔ دھنی رام برہمن نوجوان نے میرے کندھے پر ایک لاٹھی رسید کی۔ مگر بچاؤ ہو گیا۔ انہوں نے باوجود بلوائی ہونے کے بٹالہ جا کر خان عبدالغفور خان آف زیدہ مجسٹریٹ علاقہ کی عدالت میں حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ۔ مولوی محمد علی صاحب مرحوم۔ بھائی عبدالرحیم صاحب مرحوم رضؓ اور راقم کے خلاف فوجداری مقدمہ جبڑ کرایا۔ اس پر ہم نے بھی بالمقابل مقدمہ دائر کر دیا۔ جو در اصل ہمارا حق تھا۔ جب فریقین عدالت میں حاضر ہوئے تو مجسٹریٹ نے مولوی صاحبان کو دیکھ کر کہ یہ بلوہ کرنے والے معلوم نہیں ہوتے۔ ان کا دعویٰ خارج کر دیا۔ اور ہمارے دعوے کی سماعت کر کے ان پر فرد جرم لگا دیا۔ ہندوؤں نے سمجھا کہ مارے گئے۔ تب وہ حضرت صاحبؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضورؑ باہر دروازہ پہ تشریف لائے انہوں نے حال بیان کر کے درخواست کی کہ حضور ہمیں معاف کیا جائے ہم حضور کے خادم ہیں۔ حضرت صاحبؑ نے کسی کو حکم دیا کہ شیخ یعقوب علی صاحب (مرحوم رضؓ) کو بُلا لاؤ۔ وہ آئے تو حضرت صاحبؑ نے فرمایا۔ تاریخ پر مجسٹریٹ کو کہہ دیں کہ ہم انہیں معاف کرتے ہیں آپ بھی معاف کر دیں۔ شیخ صاحب رضؓ نے عرض کیا حضور ان پر تو فرد جرم لگ چکا ہے۔ اور مقدمہ کی دفعہ ایسی ہے کہ ہمارے معاف کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ حضرت صاحبؑ نے فرمایا۔ شیخ صاحب تبھی تو یہ معافی مانگتے ہیں کہ ان پر فرد جرم لگ چکا ہے ورنہ معافی مانگنے کی کب ضرورت ہے مجسٹریٹ صاحب کو کہدو کہ یہ ہمارے شہری ہیں ہم انہیں معاف کرتے ہیں۔ شیخ صاحب نے پھر کہا حضور ہماری معافی کا تو سوال ہی نہیں عدالت کی مرضی ہے انہیں سزا دے یا معاف کر دے۔ حضرت اقدسؑ نے فرمایا۔ انہیں کہو کہ ہم سفارش کرتے ہیں۔ اس پر شیخ صاحبؓ خاموش ہو گئے۔ اور تاریخ مقررہ پر عدالت کو حضرت اقدسؑ کا پیغام ملزمین کے سامنے پہنچا دیا۔ مجسٹریٹ اس پر سخت حیران ہوا۔ اور ملزمان سے یوں گویا ہوا۔ تم بڑے بدبخت ہو کہ اپنے شہر کے ایک پاک انسان کا مقابلہ کرتے ہو۔ اور تم خوش قسمت بھی ہو کہ تمہارے شہر میں ایسا انسان ہے کہ جب اس کا شکار اس کے قابو میں جاتا ہے تو اپنے شکار پر (مراد دشمن پر) اُسے ترس آتا ہے اور وہ رحم کر کے پنجرے کا دروازہ کھول دیتا ہے۔ کہ تا شکار اُڑ جائے۔ میں نے تمہیں سزا دینی تھی۔ پر جب مرزا صاحب تمہاری سفارش کرتے ہیں تو میں بھی ان کی سفارش پر تمہیں رہا کرتا ہوں۔ جاؤ آئندہ ایسا نہ کرنا۔

(۱۷) ایک دفعہ جلسہ سالانہ پر احباب آئے ہوئے تھے۔ حضور اقدسؑ تقریر کے لئے مسجد اقصےٰ میں تشریف لائے۔ فرمایا۔ میری طبیعت علیل تھی۔ اور تقریر کے لئے نہ آسکتا تھا۔ مگر خیال کیا کہ یہ درست نہ ہوگا کہ احباب آئیں اور میں جا کر اُنہیں کچھ نہ سناؤں۔ کیونکہ معلوم نہیں اگلے سال کون زندہ رہے اور کون مرے اور پھر تقریر سُننے کا اسے موقع نہ ملے۔ اس پر حضور نے تقریر فرمائی۔

(۱۸) عام طور پر لیکچراروں کو دیکھا گیا ہے کہ دوران لیکچر میں گاہے ہاتھ اٹھاتے۔ گاہے پاؤں ہلاتے ہیں۔ اور اپنی تقریر میں کچھ زائد فقرے تکیہ کلام کے طور پر بے اختیار مُنہ سے نکل جاتے ہیں جنہیں وہ خود بھی نہیں محسوس کرتے۔ مثلاً "اس کا کیا نام ہے" یا "مطلب یہ ہے" مگر حضرتؑ کی تقریر میں کوئی ایسی بات نہ ہوتی۔ بلکہ نہایت اطمینان اور سکون سے بغیر زائد الفاظ استعمال کرنے کے تقریر فرماتے جس سے دلوں پر بڑا اثر ہوتا۔ اور سامعین وجد کے عالم میں بیٹھے سُنتے۔

(۱۹) حضرت اقدس علیہ السلام کا حدیث کے مطابق یہ طریق تھا۔ کہ ایک رستہ سے نماز عید کے لئے تشریف لیجاتے اور تمام احباب سمیت قادیان کے بڑے بازار میں سے واپسی پر رستہ تبدیل کر کے گزرتے۔

(۲۰) جب صاحبزادہ مبارک احمدؓ صاحب مرحوم فوت ہوئے تو حضرت اقدسؑ جنازہ کے ساتھ باغ میں تشریف لے گئے۔ باغ کے ایک قطعہ گھاس پر بیٹھ گئے۔ احباب بھی بکثرت موجود تھے اور حضورؑ حاضرین کو صبر کی تلقین فرما رہے تھے۔

دوسرے وقت میں حضرت مولوی نور الدین خلیفۂ اوّل رضی اللہ عنہ نے ہم سے فرمایا کہ دیکھو حضرت مرزا صاحبؑ کا طریق کیسا ہے کہ بیٹا آپ کا فوت ہوا ہے اور صبر کی تلقین جماعت کو کر رہے ہیں۔

(۲۱) مارچ ۱۸۹۶ء میں جب لیکھرام الٰہی پیشگوئی کے مطابق لاہور میں قتل ہوا۔ میں ان دنوں اسلامیہ ہائی سکول لاہور میں پڑھتا تھا۔ ان ایام میں اسلامیہ کالج اور سکول شیرانوالہ دروازہ کے اندر بالکل ساتھ ہی بہت تنگ جگہ پر ہوتا تھا۔ آریہ لوگوں کے اعتراضات کے جواب بڑے چھوٹے پوسٹروں میں حضرت کی طرف سے چھپ کر دیواروں پہ لگے ہوتے۔ نیچے لکھا ہوتا "میرزا غلام احمد از قادیان" میں شوق سے پڑھتا اور خیال کرتا کہ لاہور کے نزدیک ہی کوئی گاؤں اس نام کا ہے۔ مطلق پتہ نہ تھا "کہ ہے قادیاں کدھر" حالانکہ قادیان کے پاس موضع کھارہ میں میری حقیقی خالہ تھی مگر اُس وقت "کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیاں کدھر"

(۲۲) قرآن مجید میں ارشاد الٰہی ہے۔ "ولو کنت فظاً غلیظ القلب لانفضوا من حولک" حضرت اقدس علیہ السلام کی عادت میں حلم اور بردباری خدا نے ودیعت کر رکھی تھی۔ بعض احباب حضرت اقدس علیہ السلام کی خدمت مبارک میں مضمون اور منظوم کلام سُنانے کو عرض کرتے حضرت اقدسؑ سُنانے کی اجازت فرماتے۔ بعض کو حاضرین ناپسند کرتے مگر کسی کی مجال نہ تھی کہ ٹوکے۔ حضرت اقدسؑ بہت اطمینان سے سُنتے۔ کسی قسم کے ملال یا ناپسندیدگی کا اظہار نہ ہوتا جس سے اس شخص کی دلشکنی ہو۔

(۲۳) ۱۹۰۲ء میں جب میری شادی ہوئی تو میں نے ولیمہ کے طور پر میاں عبدالرحیم حجام سے کھانا پکوایا۔ اس میں زردہ بھی تھا۔ بیوی کو کہا۔ کہ حضرت اقدس علیہ السلام کے لئے کھانا لے جاؤ۔ وہ اٹھوا کر لے گئی اور حضرت صاحبؑ کے سامنے کھانا رکھا۔ حضورؑ نے کھانا ملاحظہ فرمایا۔ زردہ دیکھا تو چاول سخت تھے۔ حضورؑ نے دریافت فرمایا کہ یہ کس نے پکایا ہے۔ اس نے کہا۔ حضور کے حجام نے۔ فرمایا۔ چاول پتیلی میں ڈال کر چولھے پر رکھ کر پھر پکایا جائے۔ تب کھانے کے قابل ہوں گے۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ تب حضور نے تناول فرمائے۔

(۲۴) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عادت تھی کہ رسول کریم صلعم کے ارشاد کے مطابق نماز عید کے لئے عیدگاہ میں پیدل تشریف لے جاتے۔ اور پیدل ہی واپس آتے۔

(۲۵) ایک دفعہ نماز جمعہ یا عید کے موقع پر حضورؑ نے حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کو فرمایا۔ کہ دیہاتی لوگوں کو پنجابی زبان میں وعظ کریں۔ چنانچہ حضرت مولوی صاحبؓ نے پنجابی میں وعظ شروع کیا۔ مگر نباہ نہ سکے۔ آخر حضرت مولانا عبدالکریم صاحبؓ نے پنجابی زبان میں وعظ فرمایا۔

(۲۶) مسجد اقصےٰ کے جانب شرق جو بڑی حویلی ہے جس میں اب نظارتوں کے دفتر ہیں دیوڈیپٹی سشنکر داس برہمن کی تھی اور جانب جنوب مسجد کے ساتھ

بہت سے یک منزلہ کچے مکان غریب برہمنوں کے تھے اور مسجد کے صحن کے برابر ان کی چھتیں تھیں۔ ایک بار عید کے موقع پر بہت احباب جمع ہو گئے اور نمازیوں کے لئے مسجد کے اندر باہر اور صحن کی جگہ ناکافی ہو گئی۔ اس پر بعض لوگوں نے اپنی چادریں برہمن کے مکان کی چھتوں پر بچھا کر نماز پڑھی۔ جب مالک مکان کو علم ہوا تو اس نے بہت بدزبانی کی۔ اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک رسالہ "قادیان کے آریہ اور ہم" کے نام سے لکھا۔ اور ایک لمبی نظم بھی لکھی جس کا پہلا مصرع یہ ہے ؎

اسلام سے نہ بھاگو راہ ہدیٰ یہی ہے
اے سونے والو جاگو شمس الضحیٰ یہی ہے

۲۔ ایک عید الضحیٰ کے موقع پر جب نماز چکی۔ تو مسجد اقصےٰ کے صحن میں مسجد کی دیوار کے ساتھ درمیان میں، پاس حضور علیہ السلام کے لئے کرسی رکھی گئی۔ حضور اس پر رونق افروز تھے۔ اور عربی زبان میں خطبہ شروع فرمایا۔ یہ وہی خطبہ ہے جسے خطبہ الہامیہ کہتے ہیں۔ آپ کی آنکھیں بند تھیں۔ عجیب ذوق شوق میں بیٹھے جھومتے جاتے تھے۔ اور جو اللہ تعالےٰ کی طرف سے القا ہوتا جاتا تھا۔ فرماتے جاتے تھے۔ جیسے پانی بہتا جاتا ہے اور شروع کرنے سے پہلے علماء کو حکم دیا تھا کہ قلم دوات لیکر دائیں بائیں بیٹھکر لکھتے جاؤ اور جو دریافت کرنا ہو مجھ سے پوچھتے جاؤ ورنہ بعد میں نہ بتا سکونگا۔ چنانچہ جس لفظ کا پتہ نہ لگتا تھا مولوی صاحبان حضور سے دریافت فرماتے کہ آیا یہ لفظ سین سے ہے یا صواد سے یا تا سے یا ط سے اور حضور ساتھ ساتھ بتاتے جاتے تھے لکھنے والے حضرت مولوی نور الدین صاحب رضی اللہ عنہ اور مولوی عبد الکریم صاحب رضی اللہ عنہ تھے ۔

شکریہ احباب

از مکرم شیخ محمد اقبال صاحب کوئٹہ

ہمارے پیارے والد محترم شیخ کریم بخش صاحب مرحوم آف کوئٹہ کی وفات پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی و دیگر افراد خاندان مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علاوہ صحابہ کرام حضرت مسیح موعود۔ ناظر صاحبان وکلاء صاحبان۔ علماء و مربی صاحبان امراء و عہدہ داران و دیگر احباب جماعت نے جس کثرت سے مجھے و برادرم مکرم شیخ محمد شریف و برادرم عزیزم شیخ محمد لطیف صاحب و برادرم عزیزم شیخ محمد حنیف صاحب کو تعزیت کے پیغامات بھجوائے ہیں۔ اور جس محبت اور شفقت کے ساتھ اس رنج میں ہمارے شریک ہو کر ہمدردی فرمائی ہے۔ ہم اسے ایک بڑا احسان سمجھتے ہوئے سب احباب جماعت کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں۔ فرداً فرداً ہر دوست کے پیغام کا جواب دینا ممکن نہ ہو سکے گا۔ لہذا اس اعلان کے ذریعہ ہم اپنے محسنوں اور کرم فرماؤں کا خلوص دل کے ساتھ ایک بار پھر شکریہ ادا کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں جزائے خیر دے۔ اور ہمیں مرحوم و مغفود کے (جو فدائی سلسلہ اور عاشق حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور دیوانہ مصلح موعود ایدہ اللہ الودود تھے) نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔ بلکہ ان سے بھی بڑھ چڑھ کر دین کی خدمت کے مواقع عطا فرمادے۔ اللھم آمین

(خاکسار شیخ محمد اقبال از کوئٹہ)

نیلامی سامان بھٹہ

صدر انجمن احمدیہ کے بھٹہ سی نزد چینی کا کچھ سامان از قسم توے وسانچے وملبہ کوارٹرز قابل فروخت ہے۔ جس کی نیلامی مورخہ ۱۲ اکتوبر کو بوقت ساڑھے چار بجے بعد نماز عصر بھٹہ مذکور پر ہوگی۔ خواہشمند اصحاب وقت مقررہ پر تشریف لاکر نیلامی میں حصہ لیں

(ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

درخواست دعا

میں بغرض علاج میو ہسپتال لاہور میں داخل ہو گیا ہوں۔ تاکہ بجلی کی شعاعوں سے علاج کرا سکوں۔ احباب دعا فرمادیں۔ اللہ تعالےٰ شفا بخشے جو حقیقی شافی ہے

(خاکسار ملک عزیز احمد بیڈ نمبر ۳ ریڈیم وارڈ)

ارضِ ربوہ

خدا کی اِس کُل زمیں پر یوں تو خدا کے بندوں کا ہے بسیرا
مگر ہے تفریق پھر بھی اتنی کہیں ہے ظلمت کہیں اندھیرا

بلا شبہ بادیٔ النظر میں سبھی کو اس بات کا یقیں ہے
وہیں اندھیرا ہے کارفرما جو زد میں خورشید کی نہیں ہے

یہی ہے بس فرق ہر نظر اور نگاہِ حق بیں کی روشنی میں
کہ اس زمیں پر جو اہلِ حق ہیں وہ نور پاتے ہیں تیرگی میں

یہی نہیں بلکہ جس جگہ بھی زمیں پہ اہلِ خدا رہے ہیں
وہیں وہیں مہرِ حق کے ذرّے بھی رات دن جگمگا رہے ہیں

ہے جس زمیں پہ دیارِ ربوہ وہاں بھی ہر سمت ہے اجالا
زمانہ یہ خوب جانتا ہے، یہ سوچا سمجھا ہے، دیکھا بھالا

کسی کے نقشِ قدم سے ہر اک گلی یہاں کہکشاں بنی ہے
وفورِ سجدہ گزاریوں سے زمین یہ آسماں بنی ہے

خدا کے بندوں کی اس زمیں پر رواں ہیں یوں رحمتوں کے دھارے
پناہ لیتے ہیں زندگی کے ستائے دردِ الم کے مارے

ہر ایک دنیائے دل میں اسجا بلند اسلام کا عَلَم ہے
نہ اس جگہ زندگی کا خطرہ، نہ اس جگہ موت ہی کا غم ہے

یہی ہے حقانیت کی وادی یہاں حقائق کے سلسلے ہیں
نہ کچھ خدا ہی سے بُعد و فرقت نہ کچھ خدائی سے فاصلے ہیں

یہاں کہیں دشمنی نہیں ہے، نفاق کا یاں گزر نہیں ہے
خدا کی اس سرزمیں پہ ہرگز کسی کو کوئی خطر نہیں ہے

یہاں ہیں حق بات کہنے والے اور ان کی پہچان رکھنے والے
خدا اور اس کے رسولؐ پر ہیں یہاں سب ایمان رکھنے والے

کسی کی اک جنبشِ نظر سے رموز و اسرار کھل رہے ہیں
وہ بارشِ نور ہو رہی ہے کہ داغ ہر دل کے دُھل رہے ہیں

خلافتِ باعمل کا مسکن امامتِ دیں کا یہ وطن ہے
یہاں نہیں کاہ کا تصور، یہاں ہے جو بھی وہ کوہکن ہے

کمالِ روحانیت یہاں ہے، جمالِ اور اک بھی یہاں ہے
قسم غمِ سعیٔ و جستجو کی کہ دل ہے خوش روح شادماں ہے

یہاں ہر انسان صدقِ دل سے رضا کے پیکر میں ڈھل گیا ہے
یقین ہے راہ چلتے چلتے یہاں زمانہ بدل گیا ہے

* از [illegible] لاہور *

حضرت سیدہ اُمّ ناصر رضی اللہ عنہا کا ذکرِ خیر

(از محترم امۃ القیوم صاحبہ اہلیہ مولوی محمد صدیق صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ سیرالیون مغربی افریقہ)

حضرت سیدہ ام ناصر رضی اللہ عنہا ہم سب کے لئے نمونہ تھیں۔ اللہ تعالیٰ سے آپکا خاص تعلق تھا۔ عورتیں آپ کے پاس کثرت سے دعا کے لئے آتیں۔ نماز توجہ اور انہماک سے پڑھتیں میں نے کئی بار دیکھا کہ نماز پڑھتے وقت سر پر دوپٹہ کو ڈبل کر کے اوڑھتیں۔ باوجود اس کے کہ آپ اکثر بیمار رہتیں۔ لیکن آپ نماز باقاعدگی سے ادا کرتیں اور بعض دفعہ بیماری کے سبب بیٹھ کر پڑھ لیتیں لیکن لیٹ کر پڑھتے میں نے کبھی نہیں دیکھا۔ ہر نماز کے بعد تسبیح اور تکبیر باقاعدہ کرتیں۔ اور جب تک ختم نہ کر لیتیں کسی سے بات نہ کرتیں اور جن دنوں طبیعت ذرا اچھی ہوتی۔ صبح کے وقت قرآن کریم کی تلاوت فرماتیں۔ اور سفر میں بھی قرآن کریم اپنے ساتھ رکھتیں۔ آپ مستجاب الدعوات تھیں یعنی آپ کی دعا جلد قبول ہو جایا کرتی تھی

ایک دن کا واقعہ ہے کہ گرمی شدت کی تھی۔ ہوا کا نام و نشان نہ تھا آپ عصر کی نماز پڑھ رہی تھیں جب آپ نماز ختم کر چکیں تو ہوا چلنی شروع ہو گئی۔ خاکسارہ پاس ہی تھی فرمانے لگیں سبحان اللہ۔ میں نے ابھی اللہ میاں سے دعا کی تھی کہ بہت بڑی سخت گرمی ہے تو ہوا بھیج دے سو اس نے فضل کر دیا ہے۔ اس وقت اگر میں کوئی اور دعا کرتی تو وہ بھی قبول ہو جاتی اس طرح اپنی کامیابی پر خوش ہو کر پھر خدا کا شکر اور تسبیح اور تحمید میں مصروف ہو گئیں۔

ایک دن خاکسارہ نے آپ کا بستر پلٹا تو آپ کے تکیہ کے نیچے سے چار روپے نکلے۔ خاکسارہ نے اٹھا کر آپ کو دیئے۔ تو فرمایا۔ یہ تو مجھے اللہ تعالیٰ نے بھیجے ہیں آپ چندوں میں باقاعدہ تھیں۔ جہاں مہینہ شروع ہوا اپنے چندے بھجوا دیا کرتی تھیں۔ دین کی خدمت اور اسلام کی اشاعت کی آپ کے دل میں بڑی تڑپ تھی۔

خاکسارہ جب سیرالیون آنے سے قبل آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو آپ نے بڑی محبت اور پیار سے رخصت فرمایا اور نصیحت فرمائی کہ خط ضرور لکھتے رہنا۔ تاکہ تمہارے لئے دعا کی تحریک ہوتی رہے۔ پھر خاکسارہ کے عرض کرنے پر ڈائری میں مندرجہ ذیل نصیحت لکھ دی۔

"اللہ تعالیٰ تمہارا اور بچوں کا حافظ و ناصر ہو۔ وہاں کی جماعت کے لئے نیک نمونہ بنو۔ انہاں سب جماعت اور مولوی صاحب کو اسلام علیکم کہنا۔ سفر میں میرے لئے دعا کرنا۔"

ام ناصر احمد

نیز فرمایا تم بڑی جلدی میں آئی ہو۔ اس وقت میرے دماغ میں جو کچھ آیا ہے لکھ دیا ہے۔

سیرالیون پہنچ کر خاکسارہ آپ کی خدمت میں وقتاً فوقتاً یہاں کے حالات اور دعا کے لئے لکھتی رہی۔ خاکسارہ کے خطوط کے جواب میں آپ نے اپنے پہلے خط مورخہ ۱۰-۱-۵۷ میں جو نصائح فرمائیں وہ نہ صرف خاکسارہ کے لئے مشعلِ راہ ہیں بلکہ اس سے آپ کی اسلام سے محبت۔ اس کی اشاعت اور جماعت کے افراد کی تربیت کرنے کی تڑپ عیاں ہوتی ہے۔ ذیل میں اس خط کے بعض حصے درج ہیں:۔

"تم اب دل لگا کر دین کی خدمت کرو وہاں لجنہ اماءاللہ قائم کرو اور اسلام اور احمدیت کی تعلیم دو۔ جب انسان کسی کام میں لگ جائے پھر اداس بھی نہیں ہوتا۔ آہستہ آہستہ ہر چیز موافق ہو جائے گی۔ نئی چیز سے انسان گھبرا جاتا ہے۔ جب ماحول بدل جائے پھر برداشت کرنا ہی ہوتا ہے۔ گھبراؤ نہ اور دعا اور دل سے کام لو۔ انشاءاللہ سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔ اور بچوں کا بھی خیال رکھو اور انہیں اداس نہ ہونے دو۔ جب وہ ہر وقت اسلام کی باتیں سنیں گے تو ان کا بھی دل لگ جائے گا۔ اللہ تعالیٰ تم سب کا حافظ و ناصر ہو۔ مولوی صاحب کو اسلام علیکم کہہ دینا۔ خدا حافظ۔"

ام ناصر احمد

یہ ہیں وہ سنہری نصائح جو آپ کے دل کی حالت کو ظاہر کرتی ہیں۔ سبحان اللہ کیا پیاری نصائح ہیں۔

آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ سے بے حد محبت تھی اور حضور انور کی بے حد عزت اور احترام کرتی تھیں۔ اکثر بیماری کے باوجود جس دن باری ہوتی حضور کا کھانا خود تیار کرتیں اور آپ کی پسند کا بہت خیال رکھتیں۔ حضور پر نور کے کپڑوں کا انتظام ہمیشہ آپ کے ہاتھ میں ہوتا اور اب تک اس انتظام کو نہایت خوش اسلوبی سے انجام دیتی رہیں۔ حضور جب آپ کے گھر تشریف لایا کرتے تو باوجود بیماری کی وجہ سے لیٹے رہنے کے اس وقت آپ بڑے ادب و احترام سے سر پر دوپٹہ لے کر اٹھ کر بیٹھ جایا کرتیں اور جتنی دیر حضور تشریف فرما رہتے بیٹھی رہتیں۔

آپ غریب پرور۔ یتیموں کی مدد کرنے اور ان سے محبت کرنے والی تھیں۔ بعض اوقات بغیر سوال کئے ہی خود بخود مدد فرمایا کرتی تھیں۔ صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کے بچہ کی پیدائش پر ایک بوڑھی غریب عورت آپ کے گھر آئی اور کہنے لگی امی جان آپ کو مبارک ہو اللہ تعالیٰ نے آپ کو پوتا دیا ہے اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مبارک اشعار پڑھنے لگی ع

اک سے ہزار ہوویں بابرگ و بار ہوویں

وہ جب جانے لگی تو آپ نے اس کو کچھ نقدی وغیرہ دے کر فرمایا کہ لے مائی اس کی مٹھائی کھا لینا۔ اور وہ دعائیں دیتی ہوئی چلی گئیں۔

ایک دن خاکسارہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو فرمایا کہ کل میری انگلی سے انگوٹھی نکل کر گر گئی تھی۔ میں سوچ رہی تھی کہ تم آؤ تو کہیں تلاش کرو (یہ طلائی انگوٹھی تھی) خاکسارہ نے تمام گھر میں تلاش کی لیکن نہ ملی میں نے آپ سے افسوس کا اظہار کیا۔ لیکن آپ نے ایک حرف افسوس کا نہ فرمایا اور نہ کسی پر شبہ کا اظہار فرمایا۔ خاموش ہو گئیں اور خدا تعالیٰ کی رضا پر راضی ہو گئیں جیسے کچھ ہوا ہی نہیں گھر کے معاملہ میں آپ بہت کفایت کرنے والی اور سلیقہ شعار تھیں۔ طبیعت بہت سلجھی ہوئی پائی تھی۔ کسی چیز کو ضائع نہ ہونے دیتیں۔ ایک دن خاکسارہ کو ایک پرانا دھلا ہوا جوڑی دار پاجامہ نکال کر دیا اور فرمایا کہ سی دو۔ خاکسارہ نے عرض کیا امی جان یہ تو کئی جگہ سے پھٹا ہوا ہے آپ کوئی اور پہن لیں۔ فرمایا کوئی حرج نہیں تم سی دو اب جمعہ میں دو دن باقی ہیں اس جمعہ تک کام دے جائے گا۔ جمعہ کو اور بدل لوں گی۔ چنانچہ سلوا کر اسے پہن لیا۔

کپڑا بڑی احتیاط سے استعمال کرتیں۔ بعض کپڑے کئی کئی سال سے پہنتی تھیں لیکن وہ بالکل نئے معلوم ہوتے تھے۔ ایک دفعہ خاکسارہ کو اپنی ایک سفید قمیص دھونے کے لئے دی۔ فرمانے لگیں کہ میں یہ قمیص دو سال سے پہن رہی ہوں۔ خاکسارہ دیکھ کر حیران رہ گئی کہ قمیص بالکل نئی معلوم ہوتی تھی۔

حضرت امی جان کو اپنی اولاد سے بہت محبت تھی۔ آپ ہر ایک کا نام بڑی عزت اور محبت سے لیا کرتی تھیں۔ لیکن ان سب میں سے اپنے چھوٹے اور آخری بچے صاحبزادہ مرزا رفیق احمد کے ساتھ محبت کا کچھ اور ہی رنگ تھا۔ آپ تقریباً ان کی ہر بات کو پورا کر دیا کرتی تھیں۔

اس ناچیز خادمہ کو بچپن سے ہی آپ کی خدمت کا موقعہ ملتا رہا۔ اور اب افریقہ آنے سے قبل بھی ایک بار پھر ربوہ میں تقریباً پانچ چھ ماہ سے زیادہ عرصہ آپ کی مبارک زندگی کو نزدیک سے دیکھنے کا موقعہ میسر آیا جس سے خاکسارہ کے ایمان اور آپ کے ساتھ محبت میں بہت ترقی ہوئی۔ کئی دفعہ ایسا ہوتا کہ جب خاکسارہ حاضر ہوتی تو آپ مسکراتے ہوئے فرماتیں کہ میں تمہیں ابھی یاد کر رہی تھی تم نے اچھا کیا جو آ گئی ہو۔ میں کہہ رہی تھی کہ کسی کو بھیج کر تم کو بلواؤں۔ اور جب خاکسارہ واپس جانے لگتی تو فرماتیں کہ اب کس دن آؤ گی؟ خاکسارہ عرض کرتی کہ جب آپ فرمائیں میں آ جاؤں گی تو پھر خود ہی فرماتیں کہ اچھا فلاں دن آ جانا۔

خاکسارہ کے بچوں کے ساتھ بہت محبت سے پیش آتیں۔ جب کبھی بچوں کو لے کر حاضر ہوتی تو آپ ان کے ساتھ مصافحہ کرتیں۔ گلے لگا کر پیار کرتیں۔ ان کو اپنے پاس بٹھا کر ان کے ساتھ باتیں کرتیں۔ اور جب کبھی خاکسارہ انہیں لے کر نہ جاتی تو فرماتیں بچوں کو کیوں نہیں لائی۔

آپ کی صحت ایک لمبا عرصہ سے خراب چلی آ رہی تھی لیکن آپ حد درجہ صابرہ اور شاکرہ تھیں۔ بیماری کا بڑے صبر و تحمل کے ساتھ مقابلہ کرتی رہیں۔

ایک دن فرمایا کہ جن کی مائیں میرے ساتھ محبت کا تعلق رکھتی رہی ہیں ان کی اولاد بھی میرے ساتھ محبت کرتی ہے نیز فرمایا جو لوگ میرے ساتھ محبت کرتے ہیں میں ان کے لئے دعا کرتی رہتی ہوں کہ "اے خدا جو میرے ساتھ محبت کرتا ہے تو بھی اس کے ساتھ محبت کر۔"

آخر میں اپنے رحیم و کریم اور قادر خدا کے حضور عاجزانہ دعا ہے کہ وہ حضرت امی جان رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اپنے قرب میں اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔ اور حضور پر نور ایدہ اللہ تعالیٰ کو اپنے خاص فضل سے اس صدمہ کو برداشت کرنے کی ہمت بخشے نیز علاوہ تمام خاندان کے آپ کے صاحبزادوں اور صاحبزادیوں کو جن کے ساتھ آپ کو انتہائی محبت تھی صبر جمیل عطا فرمائے اور ہر گھڑی ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

سالانہ اجتماع انصار اللہ

انصار اللہ سے گذارش ہے سالانہ اجتماع انصار اللہ میں شرکت کے لئے تشریف لاتے ہوئے اپنے ہمراہ موسم کے مطابق گرم بستر ایک رکابی اور ایک مگ لیتے آویں۔

قائمقام قائد عمومی

انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ

اب اسی گلشن میں لوگو راحت و آرام ہے
وقت ہے جلد آؤ اے آوارگانِ دشتِ خار

پیارے آقا کا اپنے خدام سے خطاب

اِک زماں کے بعد اب آئی ہے یہ ٹھنڈی ہوا
پھر خدا جانے کہ کب آویں یہ دن اور یہ بہار

شوریٰ

انتخاب نائب صدر

ورزشی مقابلے

علمی مقابلے

تلقینِ عمل

تربیتی کلاس

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا
اٹھارھواں سالانہ اجتماع
۲۴-۲۵-۲۶ اکتوبر ۱۹۵۸ء بمقام ربوہ

سید داؤد احمد معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ ــــ ضلع جھنگ

نمایاں کامیابی و اعانت الفضل

۱- میرے چھوٹے بھائی مکرم شمیم احمد خان نے امسال ایم اے (ہسٹری) کا امتحان امتیاز کے ساتھ گورنمنٹ کالج لاہور سے فرسٹ ڈویژن میں پاس کیا ہے۔ میری ایک چھوٹی بہن عزیزہ فرحت نے بھی انٹرمیڈیٹ کا امتحان کینیرڈ کالج سے اعلیٰ فرسٹ کلاس میں پاس کیا ہے اور پنجاب میں نمایاں پوزیشن حاصل کی ہے۔ الحمد للہ

میرے دو چھوٹے بھائی انگلستان میں اعلیٰ تعلیم کی غرض سے مقیم ہیں۔ بزرگانِ سلسلہ اور احباب کرام عزیزان کی مزید کامیابیوں کے لئے دعا فرمائیں۔ احباب میرے والدین کی صحت اور درازیٔ عمر کے لئے بھی دعا فرمائیں۔

(آفتاب احمد خان پاکستان فارین سروس ۲۴ ایل گلبرگ۔ لاہور)

اس خوشی میں آفتاب احمد خانصاحب نے مبلغ پندرہ روپے بطور اعانت ارسال فرمائے ہیں

(مینیجر الفضل)

۲- محترم ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب دار الصدر ربوہ کے صاحبزادہ غلام قادر صاحب نے یونیورسٹی کے امتحان B.Pharmacy میں ۳۵۳ نمبر حاصل کر کے یونیورسٹی میں دوسری پوزیشن حاصل کی ہے۔

اس خوشی میں محترم ڈاکٹر صاحب نے ۵/- بطور اعانت الفضل کسی مستحق کے نام خطبہ نمبر جاری کرنے کے لئے دئے ہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

۳- مستری غلام محمد صاحب شیخ پور عالی برج ورکس کراچی کینٹ نے اپنے لڑکے رحمت اللہ صاحب کے امتحان میٹرک میں کامیابی میں مبلغ پانچ روپے ۵/-/-

۴- امیر علی صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ دوالمیال ضلع جہلم منجانب ذاکرہ صاحب حبیب خان بہادر صاحب ۵/-

۵- مرزا عبد الرحمٰن صاحب محاسب جماعت احمدیہ ۱۲/۴

ایبے سینیا لائن کراچی نے مبلغ ۵/-/-

بطور اعانت ارسال فرمائے ہیں جزاہم اللہ احسن الجزاء

ان کی طرف سے مستحقین کے نام پرچے جاری کر دئے گئے ہیں

درخواست ہائے دعا

۱- میرے ایک بزرگ احمدی دوست کی اہلیہ محترمہ بیمار ہیں۔ جملہ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ انہیں عاجلہ کاملہ صحت عطا فرمائے

(ایم۔ اے صادق سبر (ٹے عالمگیر)

۲- میرے نانا مولوی مہر الدین صاحب موضع قیام پور ورکاں پاؤں پر زخم ہو جانے کی وجہ سے سخت تکلیف میں ہیں۔ علاوہ ازیں گھر کے کئی افراد بیمار ہیں۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(محمد سلیم کڑیانوالہ ضلع لاہور)

۳- میری چھوٹی ہمشیرہ چند روز سے بیمار ہے احباب سے اس کی مکمل صحت اور عمر دراز کے لئے دعا کی درخواست ہے (محمد صالح شاہنواز لمیٹڈ کراچی)

۴- بندہ اپنے مقدمہ میں باعزت بریت کے لئے دعا کی درخواست کرتا۔

(لطیف احمد محلہ فیض آباد کربلا روڈ منٹگمری)

۵- میرا چھوٹا لڑکا نذیر احمد دو ہفتوں سے بعارضہ بخار سخت بیمار ہے۔ دعا فرماویں کہ شافی مطلق اسکو صحت عاجلہ کاملہ عطا کرے۔ (محمد اکرم لطیف سوپ فیکٹری گوجرانوالہ)

٦- میرے بیوی بچے اکثر بیمار رہتے ہیں۔ اور عرصہ سے میں مالی مشکلات میں بھی مبتلا ہوں احباب ہمارے لئے دعا فرمائیں (خاکسار عالم الدین احمدی مورو سندھ ضلع نوابشاہ)

۷- میں بہت سی مشکلات میں مبتلا ہوں۔ بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے۔ ابو الحسین ڈسٹرکٹ رجسٹرار (پنشن یافتہ) ضلع میمن سنگھ مشرقی پاکستان)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے میرے چھوٹے بھائی مکرم نسیم احمد خان۔ ایم۔ ایس۔ سی لیکچرار گورنمنٹ کالج شیخوپورہ کو پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو والدین اور خاندان کے لئے باعث برکت اور فخر بنائے۔ اور رحمت والی لمبی عمر عطا فرمائے

آفتاب احمد خان ۲۴ ایل گلبرگ لاہور

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تا اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔
(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۵۰۹۲:- میں عبدالرحمٰن ولد چوہدری رحمت اللہ قوم جنجوعہ پیشہ تجارت عمر ۴۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۱ء ساکن ملتان شہر بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۵۸-۹-۱۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں
میری موجودہ جائداد غیر منقولہ ایک کوٹھی واقعہ محلہ ہاؤسنگ سوسائٹی کراچی اندازاً قیمت ۲۵۰۰۰/- روپے ایک پلاٹ رقبہ سکنی ۸ کنال واقعہ محلہ سٹلائٹ ٹاؤن ملتان شہر جس کی قیمت باقساط ادا ہو رہی ہے۔ بارہ کنال رقبہ زرعی اراضی مستقل الاٹ واقع ملتان شہر۔ ایک دوکان واقعہ چوک بازار ملتان شہر جس کے ذریعہ تجارتی کاروبار ہے
بمقام ربوہ محلہ دارالصدر غربی رقبہ ا کنال ۳ مرلے خالی پلاٹ سکنی خرید کردہ ۲۱۵/- روپے۔ دو دوکانات غلہ منڈی ربوہ جن کی قیمت اندازاً ۴۰۰۰/- روپے ہے۔ مندرجہ مذکور جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ وصیت کرتا ہوں اگر اسکے علاوہ کوئی اور جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔ بصورت تجارت مجھے ماہوار آمد ۳۵۰/- روپے ہے۔ تازیست اپنی ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصہ کو داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کراتا رہوں گا۔ کمی بیشی کی اطلاع دیتا رہوں گا۔ نیز میرے مرنے کے بعد جو میرا متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ ربنا تقبل منا۔
العبد:- عبدالرحمٰن ملتان کلاتھ ہاؤس ملتان
گواہ شد:- عبدالرحیم احمد ابن چوہدری عبدالرحمٰن صاحب۔
گواہ شد:- عبدالرزاق پروپرائیٹر مجاہد کلاتھ ہاؤس ملتان

نمبر ۱۵۰۷۴:- میں سیدہ امتہ الحفیظ زوجہ سید عبدالعزیز صاحب قوم سادات پیشہ خانہ داری عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی ساکن منڈی بہاءالدین ڈاکخانہ خاص ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱ جولائی ۱۹۵۸ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے طلائی زیورات فی ڈیڑھ تولہ جس کی قیمت اندازاً ۱۵۰/- روپیہ ہوگی اور حق مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ جو میرے شوہر محترم کے ذمہ واجب الادا ہے جو آج کل امریکہ بغرض حصول تعلیم انجینئرنگ تشریف لے گئے ہیں۔ اس طرح کل جائیداد ۱۱۵۰/- روپیہ کی بنی۔ جس کے دسویں حصہ کی وصیت میں بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن اس وقت مجھے خاوند محترم کی طرف سے دس روپیہ ماہوار بطور جیب خرچ بھی ملتا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کراتی رہوں گی اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ وصیت کرتی ہوں کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان وصیت کی مد میں کروں تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔ فقط
الامتہ:- سیدہ امتہ الحفیظ بیگم زوجہ سید عبدالعزیز صاحب
گواہ شد:- مظہر علی بقلم خود والد موصیہ منڈی بہاءالدین
گواہ شد:- نذیر احمد سیکرٹری مال منڈی بہاءالدین۔

نمبر ۱۵۰۷۷:- میں الفت بیگم زوجہ چوہدری علی محمد صاحب قوم الراعی پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن انجینئرنگ سکول رسول ڈاکخانہ جی۔ ایس۔ ای رسول ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲ جولائی ۱۹۵۸ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں
ا- میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے ایک عدد مشین سلائی قیمتی ۱۲۰/- اور مبلغ یکصد روپیہ ۱۰۰/- حق مہر جو میرے خاوند محترم کے ذمہ واجب الادا ہے۔ اس طرح کل جائیداد ۲۲۰/- کی ہوئی۔ اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔

(۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی
اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہوگی اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔
الامۃ۔ الفت بیگم زوجہ علی محمد صاحب
گواہ شد: سلطان محمود انور شاہد مربی گجرات
گواہ شد۔ محمد شجاعت علی سینئر انسپکٹر بیت المال۔ ربوہ

نمبر ۱۵۰۷۸ میں چوہدری علی محمد ولد چوہدری اللہ بخش مرحوم نمبردار قوم الراعی پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن انجینئرنگ سکول رسول ڈاکخانہ جی۔ ایس۔ ای رسول ضلع گجرات۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴ جولائی ۱۹۵۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔
میری موجود جائیداد حسب ذیل ہے۔ ایک ایکڑ زرعی زمین جو مشرقی پنجاب کی جائیداد کے عوض پاکستانی گورنمنٹ نے الاٹ کی ہے موضع احمد نگر متصل ربوہ ضلع جھنگ میں مجھے ملی ہے جس کے دسویں حصہ کی وصیت میں بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن میرا گذارہ صرف اس جائداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ اس وقت ۷۰/- ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی وصیت میں جمع کروں تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔
العبد علی محمد بقلم خود
گواہ شد سلطان محمود انور شاہد مربی۔ ضلع گجرات
گواہ شد۔ محمد شجاعت علی سینئر انسپکٹر بیت المال ربوہ

نمبر ۱۵۰۷۹ میں عمر دین زیدی ولد فتح دین قوم ارائیں پیشہ معماری عمر ۶۵ برس تاریخ بیعت اگست ۱۹۰۸ء ساکن دارالرحمت وسطی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ .... ۲۸ اگست ۱۹۵۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔
میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت ماہوار آمد تقریباً پچاس روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔
العبد عمر الدین معمار محلہ دارالرحمت وسطی۔ ربوہ
گواہ شد:- محمد سعید پنشنر محلہ دارالرحمت ربوہ
گواہ شد:- (ٹیوفیلیر) محمد الدین محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ

نمبر ۱۵۰۸۲ میں عبدالرشید قریشی ولد شیخ عبدالحکیم صاحب قوم قریشی پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ یکم اپریل ۱۹۵۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔
میری اس وقت کوئی منقولہ و غیر منقولہ جائیداد نہیں۔ میرا گذارہ میری ماہوار آمد پر ہے جو مبلغ ۲۰۸/- روپے ہے۔ میں اس ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ اور یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات کے وقت میری جو جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی
العبد عبدالرشید قریشی سٹلائیٹ ٹاؤن راولپنڈی
گواہ شد: عبدالغنی رشدی نائب امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی
گواہ شد۔ احمد الدین احمد سیکرٹری وصایا راولپنڈی

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفوس کرتی ہے۔

"ہمارا انتہائے مقصود جمہوریت کی بحالی ہے"

رشوت ستانی، ذخیرہ اندوزی، چوربازاری اور سمگلنگ ختم کردینے کا عزم

مارشل لاء کے ناظم اعلیٰ جنرل محمد ایوب خاں کی نشری تقریر

کراچی ۹ اکتوبر۔ مارشل لاء کے ناظم اعلیٰ جنرل محمد ایوب خاں نے کل ایک نشری تقریر میں سرکاری ملازمین کی نااہلیت ہر قسم کی رشوت ستانی، ذخیرہ اندوزی، چوربازاری، سمگلنگ اور دوسری مملکت اور سماج دشمن سرگرمیوں کے استیصال کے عزم کا اظہار کرتے ہوئے اعلان کیا کہ اس سلسلہ میں موجودہ قوانین کو اور سخت بنانے کے لئے مارشل لاء کے قواعد نافذ کئے جائیں گے۔

جنرل محمد ایوب خاں نے بتایا کہ میں مارشل لاء کے قواعد پر عملدرآمد کے لئے سول اداروں کو زیادہ سے زیادہ کام میں لانے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ فوج کو کم سے کم حد تک استعمال کیا جائے گا۔

جنرل محمد ایوب خاں نے اعلان کیا۔ ہمارا انتہائے مقصود جمہوریت کی بحالی ہے لیکن جمہوریت ایسی ہونی چاہئیے جسے لوگ سمجھ سکیں اور اس پر عمل کر سکیں۔ وقت آنے پر آپ کی رائے بھی پوچھی جائے گی۔ لیکن یہ وقت کب آئے گا اس کا انحصار آئندہ واقعات پر ہے۔ اس عرصہ میں ہمیں ملک کی حالت کو بہتر بنانا ہوگا۔

جنرل محمد ایوب خاں نے انکشاف کیا کہ "مرحوم مسٹر غلام محمد نے مجھے کئی بار ملک کی باگ ڈور سنبھالنے کے لئے کہا تھا۔ لیکن میں نے ہر بار انکار کیا۔ کیونکہ مجھے توقع تھی کہ بعض سیاستدان ملک کا مستقبل بہتر بنانے میں کامیاب ہو جائیں گے لیکن بعد کے واقعات نے میری ان امیدوں پر پانی پھیر دیا۔ چنانچہ اب یہاں شاندار ملک دوسروں کے مذاق کا موضوع بن کر رہ گیا ہے۔" (مکمل متن کل کے پرچہ میں)

امریکہ کو کمیونسٹ چین کا ایک اور انتباہ

پیکنگ ۹ اکتوبر۔ نیو چائنا نیوز ایجنسی کی اطلاع کے مطابق کمیونسٹ چین نے اپنے فضائی اور بحری علاقے میں امریکی طیاروں اور جنگی جہازوں کی مداخلت کے متعلق امریکہ کو چھیواں انتباہ کیا ہے۔

نہری پانی کے متعلق بھارت کا نظریہ

نئی دہلی ۹ اکتوبر پاکستان نے حیدرآباد چیسٹر لنڈن کانفرنس میں نہری پانی کا جھگڑا سلجھانے کے لئے جو تجاویز پیش کی تھیں کل عالمی بنک کے نائب صدر مسٹر آلیف نے ان کے بارے میں بھارتی لیڈروں کا ردعمل معلوم کیا۔

پنجاب ڈسٹرکٹ بورڈ ٹیچر یونین نے

اپنی ہڑتال ختم کر دی

لاہور ۹ اکتوبر۔ پنجاب بورڈ ٹیچرز یونین نے اپنی ہڑتال ختم کرنے کے فیصلہ کا اعلان کر دیا ہے۔ یونین نے صوبائی حکومت سے اپنے مطالبات منوانے کے لئے آٹھ روز قبل یہ ہڑتال شروع کی تھی۔ یونین کا سب سے بڑا مطالبہ یہ تھا کہ حکومت ڈسٹرکٹ بورڈوں کے سکول اپنی تحویل میں لے لے۔

یونین نے ہڑتالی اساتذہ کو ہدایت کی ہے کہ وہ فوراً کام شروع کر دیں۔ دریں اثناء صوبائی محکمہ بلدیات کے سیکرٹری نے اعلان کیا ہے کہ جو ہڑتالی اساتذہ فوراً کام شروع کر دیں گے ان کے خلاف کوئی انتقامی کارروائی نہیں ہوگی۔

پشاور میں نرخ گرنا شروع ہو گئے

پشاور ۹ اکتوبر۔ مارشل لاء کے نفاذ کے بعد پشاور میں عام استعمال کی چیزوں کے نرخ گرنا شروع ہو گئے ہیں۔ فوری طور پر لٹھے، مردی کپڑے۔ گندم اور دواؤں کے نرخ متاثر ہوئے ہیں۔ اور دوسری چیزوں میں کمی کا رجحان بھی نظر آنے لگا ہے۔ اعلیٰ قسم کا پاکستانی لٹھا کل تک اڑھائی روپے گز فروخت ہوتا تھا آج شام کا نرخ سوا دو روپے تھا۔

دھرم سالہ میں ۱۶۳ انچ بارش

دھرم سالہ ۹ اکتوبر۔ محکمہ موسمیات کے جمع کردہ اعداد و شمار کے مطابق اس سال یکم جون کو شروع ہونے والے چار ماہ کے دوران دھرم سالہ میں ۵ء۱۶۳ انچ بارش ہوئی ہے۔ یہ مقدار دھرم سالہ کی تاریخ میں ریکارڈ کا درجہ رکھتی ہے۔ اس سے پہلے چار ماہ کے دوران ۱۵۲ انچ بارش ریکارڈ تصور کی جاتی تھی۔

پاکستان بھر میں حالات پوری طرح معمول پر ہیں

فوج نے سیاسی جماعتوں کے دفاتر سربمہر کر دیئے

کراچی ۹ اکتوبر مارشل لاء کے نفاذ کے بعد کل سارے پاکستان میں حالات پوری طرح معمول پر رہے۔ تمام سرکاری کام خوش اسلوبی سے انجام پاتا رہا۔ اور مختلف مقامات پر سیاسی جماعتوں کے دفاتر کسی مزاحمت کے بغیر سربمہر کر دیئے گئے۔

لاہور میں بڑی سڑکوں اور کاروباری مراکز میں پہلے کی طرح ہجوم رہا۔ اس سے پہلے فوج نے صبح ہی سیاسی جماعتوں کے مقامی دفاتر سربمہر کر دیئے تھے۔ جو اصحاب کل تک صوبہ کے وزیر تھے انہوں نے اپنی کوٹھیوں پر قومی پرچم نہیں لہرائے۔ فوج نے تمام اہم سرکاری عمارات پر اپنے آدمی متعین کر دیئے تھے۔ لیفٹیننٹ جنرل اعظم خاں نے اپنے دفاتر اس عمارت میں منتقل کر لئے ہیں جہاں اس سے پہلے وزیر اعلیٰ کا سیکرٹریٹ تھا۔

پشاور میں بھی حالات معمول پر رہے۔ سکولوں کالجوں، ہسپتالوں اور دفاتر میں پہلے کی طرح کام ہوتا رہا۔ پشاور کے جی او سی میجر جنرل بختیار رانا نے کل صبح ایک اعلیٰ سطح کی کانفرنس کی صدارت کی۔ جس کے بعد سیاسی جماعتوں مسلم لیگ، نیشنل عوامی پارٹی اور ری پبلکن پارٹی وغیرہ کے دفاتر سربمہر کر دیئے گئے۔ کسی جگہ اس کارروائی پر کوئی اعتراض نہیں کیا گیا۔ نہ ہی اس سلسلے میں کوئی گرفتاری عمل میں آئی۔

میجر جنرل بختیار رانا نے اخباری نمائندوں سے اپیل کی ہے کہ وہ مارشل لاء کے نظم و نسق سے پورا تعاون کریں۔ آپ نے کہا کہ سول نظم و نسق کو جاری رکھنے کی اجازت دی جائے گی۔ اور جہاں تک ممکن ہوا اس کے کام میں کوئی مداخلت نہیں کی جائے گی۔ آپ نے کہا "جب تک فوجی عدالتیں قائم کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کی جاتی معمول عدالتیں اور سول حکومت کے دوسرے ادارے اپنا کام جاری رکھیں گے"۔ میجر جنرل بختیار رانا نے کہا "گو مارشل لاء نافذ کر دیا گیا ہے لیکن سول لائف معمول پر ہے"۔

ثقافت کے تحفظ میں عورت کا حصہ

کراچی ۹ اکتوبر۔ کل کراچی میں بیگم ناہید سکندر مرزا نے عورتوں کی آٹھ روزہ مجلس مباحثہ کا افتتاح کیا۔ جس کا موضوع "ثقافت کے تحفظ میں عورت کا حصہ" ہے۔ اس مباحثے کے افتتاح کے ساتھ ہی عورتوں کی دستکاریوں اور فنون لطیفہ کی ایک نمائش بھی کی گئی جس کا اہتمام ایوان نے یونسکو کے تعاون سے کیا ہے پاکستان کے علاوہ آٹھ دوسرے ملکوں کی نمائندہ خواتین بھی مجلس مباحثہ میں شریک ہوئیں۔ جن میں بھارت، ملایا، انڈونیشیا، برما اور لنکا بھی شامل ہیں۔ آج افتتاحی اجلاس میں صدر سکندر مرزا کا ایک پیغام پڑھ کر سنایا گیا۔ جس میں جنوب مشرقی ایشیا کی عورتوں کو تلقین کی گئی ہے کہ ثقافت کا معیار بلند کرکے داخلی استحکام پیدا کریں۔ اجلاس میں بیگم لیاقت علی خاں کا پیغام بھی پڑھا گیا۔ بیگم عبداللہ ہارون نے کل کے اجلاس کی صدارت کی۔ مباحثہ آٹھ دن تک جاری رہے گا۔